102636 ـ عقد نكاح كرنے كے بعد بيوى ميں عيب ديكھ كر طلاق دے دى

سوال

تين ماہ قبل ميرا ايك نوجوان كے ساتھ عقد نكاح ہوا، اس كے متعلق بہت سارے شبہات پائے جاتے تھے، ليكن ميں اس نوجوان كے ساتھ كھڑى ہوئى كيونكہ اس ميں ايك دين والى لڑكى سے مرتبط رہنے كى سچى رغبت پائى جاتى تھى، ميں نے سوچا كہ ہو سكتا ہے ميں اس كے ثابت قدم ہونے اور اطاعت ميں ايك دوسرے كے معاونت كا سبب بن جاؤں، اور نيك و صالح اولاد كى تربيت كا باعث بنوں.

ميرے كہنے پر ہى ميرے گھر والے اس كے ساتھ نكاح كرنے پر راضى ہوئے، اور عقد نكاح كے ايك ہفتہ بعد اس نے كہا كہ ميں جماع كيے بغير لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں، تو ميں اس ليے راضى ہو گئى كہ اب ميں اس كى بيوى ہوں اور بالفعل اس نے ميرے جسم كے ساتھ دو بار لطف اندوزى كى.

اور اس دوران ہى انكشاف ہوا كہ ميرے جسم ميں خلقى عيب ہے يعنى فرج كى شكل ميں كوئى عيب پايا جاتا ہے ـ ميں اللہ كو گواہ بنا كر كہتى ہوں كہ مجھے اس كا علم بھى نہيں تھا ـ اس نے مجھ سے عليحدگى طلب كى كيونكہ وہ مجھ سے نفرت سى محسوس كرنے لگا تھا، اور مستقبل ميں مجھے سعادت و خوشى دينے سے قاصر محسوس كرنے لگا، يا پھر كسى دوسرى عورت سے شادى كر ليتا.

ہم دونوں ليڈى ڈاكٹر كے پاس گئے اور ڈاكٹر نے كہا يہ عيب شمار نہيں ہوتا، بلكہ صرف بناوٹ ميں اختلاف پايا جاتا ہے جس طرح ايك شخص كا چہرہ دوسرے شخص كے چہرے سے مختلف ہوتا ہے يہ بھى اسى طرح ہے، اور اس كو ايك چھوٹے سے آپريشن كے ذريعہ خوبصورت بنايا جا سكتا ہے، اور پھر يہ نہ تو استمتاع پر اثرانداز ہوتا ہے اور نہ ہى اولاد پيدا كرنے پر.

ليكن اس كے باوجود ميرا خاوند طلاق دينے پر مصر رہا اور مجھے ايك حديث لكھ كر دى كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بنو غفار قبيلہ كى ايك عورت سے شادى كى اور جب اس كے پاس گئے تو اس كے پہلو ميں سفيدى ديكھى تو فرمايا كپڑے پہن لو اور اپنے ميكے چلے جاؤ "

اور طلاق ہو گئى ميں نے اس كا سارا مہر بھى واپس كر ديا اور بعد ميں ديا جانے والا بھى معاف كر ديا.....

حالانكہ طلاق كو ڈيڑھ ماہ گزر چكا ہے ليكن ميں اب تك غمزدہ اور پريشان ہوں، اور اس وقت تك ميرے آنسو نہيں ركے... اب تو ميں اپنے ارد گرد اشخاص پر بھروسہ بھى كھو چكى ہوں، اور اپنے اندر موجود عيب كى وجہ سے نقص محسوس كرتى ہوں، ميرا سوال يہ ہے كہ:

اس نے جو قصہ ارسال كيا ہے كيا واقعى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ پيش آيا تھا ؟

ميرا ايمان اور يقين ہے كہ ہمارے رسول صلى اللہ عليہ وسلم بڑے اعلى اخلاق كے مالك تھے، چاہے يہ واقعہ صحيح ہے يا باطل آپ اخلاق اعلى كے مالك تھے....

كيا ميرے خاوند نے مجھے اس سخت حالت ميں اپنى شہوت كى وجہ سے چھوڑ كر مجھ پر ظلم كيا ہے، اور ميرے

ساتھ نہیں کھڑا ہوا ؟
کیا خاوند کو حق حاصل ہے کہ بیوی کے جسم میں کوئی ایسی چیز دیکھ لے جو اسے پسند نہ ہو تو وہ بیوی کو چھوڑ دے ؟
میں ایك اور چیز سوچتی ہوں کہ میرے خاوند یا مجھے طلاق دینے والے میرے ساتھ دخول کیا ہے یا نہیں ؟ کیونکہ ہم نے تو قاضی کو یہی بتایا ہے کہ دخول نہیں ہوا، کیونکہ پردہ بکارت ختم نہیں ہوا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے، اور آپ کے ایمان اور صبر و رضا میں زیادتی فرمائے، ہم کہتے ہیں کہ:

آپ اللہ کی نعمت اور اس کے فضل پر شکر ادا کریں، کیونکہ آپ کو علم نہیں خیر کس میں پنہاں ہے، ہو سکتا ہے آپ کا اس خاوند سے علیحدہ ہونے میں ہی بڑی خیر رکھی ہو، لیکن یہ چیز آپ کی شخصیت پر اثرانداز نہیں ہونی چاہیے، اور نہ ہی آپ کے عزم میں کمزوری پیدا ہو، بلکہ اس تجربہ سے مستقبل میں فائدہ اٹھائیں، کہ کسی بھی ایسے شخص کو قبول مت کریں جس کا دین اور اخلاق پسند نہ ہو، اور اس سلسلہ میں آپ تساہل سے کام مت لیں.

دوم:

عقد نکاح کے بعد خاوند کے لیے بیوی سے استمتاع کرنا جائز ہے، لیکن وہ عرف کا خیال کرتے ہوئے بیوی کے ساتھ جماع اور دخول مت کرے، کیونکہ علیحدگی کی صورت میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں.

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ دونوں نے ایك دوسرے سے استمتاع کیا تو یہ دخول کے معنی میں آتا ہے، اور اکثر اہل علم کے ہاں اس سے مکمل مہر اور عدت لازم آتی ہے.

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (97229) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

چنانچہ مکمل مہر اور بعد میں دیا جانے والا آپ کا حق تھا، جبکہ اب آپ اس کو معاف کر چکی ہیں تو اس کی طرف التفات مت کریں، کیونکہ مال تو آنے جانے والی چیز ہے، اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائیگا.

سوم:

جس حدیث سے خاوند نے استدلال کیا ہے، اور اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غفار قبیلہ کی ایك عورت سے شادی کی اور اس کے پہلو میں سفیدی دیکھی تو فرمایا: اپنے کپڑے پہنو اور میکے چلی جاؤ "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پورا مہر بھی دیا "

اس حدیث کو احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند میں جمیل بن زید راوی ہے جس کے متعلق یحي بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں، اور امام نسائی نے اسے لیس بقوی کہا ہے، اور امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث صحیح نہیں اس لیے یہ حدیث بہت ضعیف ہے، جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (6 / 326) میں کہا ہے.

اور شیخ شعیب ارناؤط نے بھی مسند احمد کی تحقیق میں اسے ضعیف قرار دیا ہے.

چنانچہ یہ حدیث ضعیف ہے، صحیح ثابت نہیں، پھر آپ کے خاوند نے اس حدیث کے مطابق بھی عمل نہیں کیا بلکہ صرف اتنا ہی عمل کیا ہے جو اس کا دل چاہتا تھا، اور اگر وہ ساری حدیث پر عمل کرتا تو آپ کو سارا مہر ادا کرتا جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے.

چہارم:

آپ میں جو عیب ہے اگر ا سکا آپریشن کے ذریعہ علاج ممکن ہے جیسا کہ لیڈی ڈاکٹر کا کہنا ہے تو پھر یہ نکاح کے عیوب میں شمار نہیں ہوتا جس کی بنا پر طلاق مباح ہوتی ہے.

اس بنا پر ہمیں تو یہی لگتا ہے کہ آپ کے خاوند نے آپ کو طلاق دے کر ظلم کیا ہے.

لیکن جبکہ طلاق ہو چکی ہے تو آپ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کریں، اور اپنی حالت کو بہتر بنائیں اور اس کا خیال کریں، اور جو ہو چکا اس کو بھول جائیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کریں کہ آپ کو نیك و صالح خاوند اور اولاد نصیب کرے.

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اور ہمیں بھی توفیق اور ثابت قدمی نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .